6 دسمبر 2015ء

پاک چین اقتصادی راہداری پر گورنر کے بیان کو سیاق وسباق میں پیش نہیں کیا گیا: اسٹیٹ بینک

چین پاک اقتصادی راہداری موجودہ دور کے اہم ترین اقدامات میں شامل ہے اور توقع ہے کہ یہ مستقبل میں ملک کی معاشی نمو کو بڑھانے میں بہت اہم کردار ادا کرے گی۔ اسٹیٹ بینک کو اس اقدام کے وسیع تر مضمرات کا اچھی طرح ادراک ہے اور اس کے امکانات پر مکمل اعتماد ہے کہ یہ ملک میں بڑی تبدیلی کا پیش خیمہ ثابت ہوسکتا ہے۔

گذشتہ جمعہ کو گورنر اسٹیٹ بینک کے ایک غیر ملکی خبر ایجنسی کو دیے گئے انٹرویو کو اس انداز میں رپورٹ کیا گیا جس سے محسوس ہوتا ہے کہ گورنر اسٹیٹ بینک چین پاک اقتصادی راہداری کے متعلق تشویش میں مبتلا ہیں۔ بعد ازاں یہی خبر بعض دیگر مقامی اخبارات میں بھی شائع ہوئی ہے۔ انٹرویو میں جن خیالات کا اظہار کیا گیا ہے انہیں سیاق و سباق میں پیش نہیں کیا گیا۔ اس موضوع پر گفتگو کا ٹرانسکرپٹ ذیل میں دیا گیا ہے :

’’۔۔۔اب چین پاک اقتصادی راہداری پر توجہ مرکوز ہے جو سرمایہ کاری کا ایک بڑا پروگرام ہے۔۔۔خیر قرضے کے ساتھ کچھ ایکویٹی بھی آئے گی۔۔میں سمجھتا ہوں کہ چین پاک اقتصادی راہداری کو مزید شفاف بنانے کی ضرورت ہے.... پرسوں میں وزیر منصوبہ بندی سے کہہ رہا تھا کہ ہمیں اس منصوبے کا خاکہ (بلیو پرنٹ) ہر ایک کو بتانے کی ضرورت ہے تاکہ لوگوں کو معلوم ہو سکے کہ اس بڑے منصوبے میں ان کا کیا کردار ہے.....اس وقت.... تجزیہ کاروں کے لیے کچھ مشکلات ہیں.... اگر آپ مجھ سے پوچھیں تو مجھے علم نہیں ہے کہ 46 ارب ڈالر میں سے کتنا قرضہ ہے، کتنی ایکویٹی ہے، اور کتنا بہ شکل جنس ہے.... جس میں سرمایہ کار اپنی صرف مشین فروخت کرے گا.... اور یوں وہ ایک طرح کے قرضے میں تبدیل ہو جائے گا جس کی رقم نہیں آئی ہوگی اور طویل مدت میں ہمیں یہ یقینی بنانا ہوگا کہ... برآمد کرنے کی اہلیت ہو، زیادہ امکان یہ ہے کہ چین پاک اقتصادی راہداری خود کچھ برآمدات کر رہی ہوگی۔ اس عظیم راہداری کے ساتھ صنعتی علاقے بنانے کا بھی منصوبہ ہے جو چین اور پاکستان کے اشتراک سے بنیں گے اور یہ مشترکہ منصوبے (جوائنٹ وینچرز) برآمدات کے نقطہ نظر سے بنائے جائیں گے لیکن ہمیں اس منصوبے کو زیادہ وضاحت کے ساتھ دیکھنے کی ضرورت ہے‘‘۔

یہاں یہ واضح کرنا مناسب ہوگا کہ سی پی ای سی کے حوالے سے گورنر اپنی رائے پہلے بھی کئی مواقع پر انٹرویو میں ظاہر کر چکے ہیں اور وہ اس منصوبے کی اہمیت پر حکومت کی رائے سے مکمل طور پر متفق ہیں۔

***